© rasailojaraid.com

رمضان ایک ماہ مبارک

حضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم

اسلامی عبادات میں روزہ تیسرا رکن شمار کیا گیا ہے۔ عربی میں روزے کو صوم کہتے ہیں۔ صوم کے معنی رکنے کے ہیں۔ قرآن کریم میں صوم کے لیے صبر کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی ضبط نفس اور ثابت قدمی کے ہوتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ روزے کے مفہوم میں نفسانی خواہشات سے رکنا اور ہوا و ہوس کے مواقع میں جہاں لغزش کا اندیشہ پایا جاتا ہے اپنے آپ کو ثابت قدم رکھنا داخل ہے۔ چونکہ خواہشات اور نفسانی حرص کا محور عموماً خورد و نوش اور جنسی تعلقات ہی ہوتے ہیں۔ اس لیے اسلام نے ایک مقررہ وقت کے روزے کے ذریعہ انہی پر پابندی عائد کی ہے لیکن روزے کا مقصد حاصل کرنے کے لیے ظاہری خواہشات کے ساتھ باطنی خواہشات اور برائیوں سے دل اور زبان کی حفاظت بے حد ضروری ہے۔

انسان کو مادی کثافت اور غلاظت سے پاک کرنے کے لیے تمام ہی مذاہب نے اس کی ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ اس لیے کسی نہ کسی صورت میں روزہ ہر مذہب میں موجود رہا ہے۔ اسلام نے اس میں اعتدال کی پوری پوری رعایت کی ہے۔ زندگی کے لیے کھانے پینے سے مکمل بے نیازی تو نہیں ہوسکتی۔ اس لیے کہ روزے کے لیے چوبیس گھنٹے میں چند گھنٹے مقرر کیے گئے ہیں۔ اس کو ہفتوں اور چلوں پر تو کیا محیط کیا جاتا چوبیس گھنٹے پر بھی نہیں پھیلایا گیا، بچوں کو مستثنیٰ کر دیا گیا۔ کمزور اور بوڑھوں کو فدیئے کی سہولت دی گئی۔ مسافروں، بیماروں، مخصوص دنوں میں، حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں عورتوں کو رعایت دی گئی ہے کہ عذر کے ختم ہونے پر بعد میں وہ قضا کرلیں۔ شمسی سال کے بجائے قمری تاریخوں کا اعتبار کیا گیا ہے۔ چونکہ شمسی حساب میں نہ تو موسموں کا تغیر و تبدیل ممکن ہے نہ دن رات میں فرق ہوسکتا ہے۔ اگر کسی ملک میں وہ گرمی میں ہوں گے تو ہمیشہ گرمی ہی ہوگی اور اگر کہیں وہ سردی میں آئیں گے تو سدا سردی ہی ہوگی۔ یہی حال دن و رات کے اوقات کا ہوگا۔ برخلاف قمری مہینوں کے ان کا موسم بھی بدلتا رہتا ہے اور شب و روز کی مقدار میں بھی کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس طرح روزوں کا مہینہ رمضان المبارک ہر ملک میں ہر موسم میں آتا ہے اور سب کو اس کی سختی اور نرمی سے سابقہ پیش آتا ہے۔

قرآن کریم نے روزے کا مقصد واضح طور پر تقویٰ بتایا ہے۔ تقویٰ دل کی اس کیفیت کا نام ہے جس کی وجہ سے گناہوں سے وحشت اور نیکیوں کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے چونکہ عموماً گناہ کا ارتکاب حیوانی جذبات کے افراد پر ہوتا ہے اور روزے میں کھانے پینے اور جنسی جذبات پر پابندی لگنے کی وجہ سے ان جذبات میں کمزوری اور کمی آتی ہے اس لیے تقویٰ کی کیفیت خود بخود پیدا ہوتی ہے، پھر چونکہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رمضان المبارک میں قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے ہوتی ہے، دوسروں کے لیے ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبات بھی روزوں کے زیر اثر ترقی پاتے ہیں۔ روزے اور فاقے میں فرق کرنے کے لیے گناہوں سے خاص اہتمام کے ساتھ پرہیز کیا جاتا ہے، اس سے تقویٰ کے حصول کے لیے اور زیادہ فضا سازگار ہو جاتی ہے۔

اگر رمضان کے اس مبارک مہینے میں نماز کے اہتمام کے ساتھ اس کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا بھی اچھی طرح اہتمام کیا جائے، ذکر و فکر یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد اللہ! اللہ! کے ساتھ، تسبیح فاطمی کے ساتھ، استغفار، درود شریف کے ساتھ، تلاوت قرآن کریم کے ساتھ اور اس کے ساتھ موت و برزخ اور آخرت کے آنے والے حالات کے مراقبے کا اہتمام کیا جائے تو انتہائی مبارک قدم ہے۔

رمضان المبارک میں نوافل کا ثواب فرائض کے برابر اور فرائض کا ثواب ستر گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔ اور اسی پر بس نہیں، اگر اللہ کا کوئی بندہ اللہ کی رحمت کا بھکاری بن کر اور اس کی خوشنودی کو مقصد اصلی بنا کر اس مبارک مہینے کے مخصوص اعمال کو سلیقے اور قرینے سے ادا کرے گا تو پوری امید ہے کہ اس سے اس کی آئندہ زندگی ضرور سنورے گی اور وہ کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔

بہت سے چھوٹے چھوٹے نیک اعمال جن سے ہر کوئی واقف ہے، اتنے آسان ہوتے ہیں کہ ان کو ادا کرنا بالکل بھی مشکل نہیں ہوتا۔ عام حالات میں آدمی ادھر التفات نہیں کرتا لیکن روحانیت سے لبریز اس زمانے میں اگر ان کی طرف توجہ کی جائے تو کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لیے ان پر قائم رہنے کی توفیق مرحمت فرمادے۔ اسی طرح کئی گناہ جن سے سوائے نقصان کے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا اور وہ سراسر بے مقصد ہوتے ہیں۔ اس خیر و برکت کے زمانے میں ان سے بچنے کی بھی ہمت کی جاسکتی ہے۔ بدنظری یعنی اجنبی عورتوں کو تکنا، دوسروں کی عیب جوئی میں لگے رہنا، گانے باجے سننا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور ان کا دل دکھانا جبکہ وہ کسی خلاف شریعت بات کے لیے نہ کہتے ہوں۔ چغل خوری اور دھوکہ دہی وغیرہ وہ گناہ ہیں کہ ان کا نقصان ہر ایک پر ظاہر ہے۔ اگر روزے میں تقویٰ کی صفت حاصل کرنے کے لیے خاص طور پر ان سے بچنے کا اہتمام کیا جائے تو کوئی مشکل بات تو نہیں۔

اسی طرح اکل حلال کا انتظام بھی بطور خاص اس مقصد میں کیمیا کا اثر رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے زندگی میں ایک مرتبہ پھر یہ سنہری موقع ہم کو عنایت فرمایا ہے۔ ممکن ہے یہ رمضان ہماری زندگی کا آخری رمضان ہو۔ اے کاش! ہم اس کی قدر کرنے والے بن جائیں اور اس کے آداب کی بجا آوری کے ساتھ ہم اس کو تکمیل تک پہنچائیں۔ آمین

اللھم سھل لنا الامور کلھا ووفقنا لما تحب وترضی

© rasailojaraid.com